REGISTERED ... NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.
از دفتر ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
REGD. NO. P/GDP 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸
شمارہ ۱۴

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN 143516

۷ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ | ۵ شہادت ۱۳۵۸ ہش | ۵ اپریل ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ شہادت (اپریل) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل سے مورخہ ۲۶/۳/۷۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲ شہادت (اپریل) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اپنی بیگم محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے اپریشن کے سلسلہ میں مورخہ ۲۷ مارچ کو قادیان سے روانہ ہو کر ۲۹ مارچ کو بخیریت مدراس پہنچ گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور سیدہ بیگم صاحبہ موصوفہ کامل صحت کے ساتھ قادیان واپس آئیں۔

احمدیہ ہسپتال اموسان کے سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔ اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ بابرکت نصرت جہاں سکیم نائیجیریا میں بفضلہ تعالیٰ بدستور ترقی پذیر ہے۔ امسال اس تحریک کے تحت ایک سیکنڈری سکول اور دو ہسپتالوں کی تعمیر کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے اور ان پراجیکٹس کے ابتدائی مراحل کافی حد تک طے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے احمدیہ ہسپتال اموسان (جو کہ اوگون سٹیٹ کے ایک اہم قصبہ میں واقع ہے) کے سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب ۲۵ فروری بروز اتوار صبح دس بجے زیرِ تعمیر ہسپتال کے پہلو میں ایک وسیع میدان میں انعقاد پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں اس علاقہ کے لوگوں کے علاوہ دور دور سے جماعت احمدیہ کے افراد نے شرکت کی۔ چنانچہ نیگوس۔ ابادان۔ ایبیوکوٹا۔ اور دیگر متعدد جماعتوں کے افراد اس میں شمولیت کے لئے آئے اور یہ تقریب بہت پُر رونق اور مسرت انگیز تھی۔

اس تاریخی تقریب کا انعقاد صبح ساڑھے دس بجے ہسپتال سے ملحقہ وسیع میدان میں گاؤں کے چیف کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی مفتی احمد صادق صاحب نے کی۔ اس کے بعد خاکسار نے چیف اور لوکل کمیونٹی کا اس امر پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ایک وسیع قطعۂ زمین سکول اور ہسپتال کے لئے دیا۔ خاکسار نے تفصیل سے ان کو بتایا کہ بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر اس پروجیکٹ کی تعمیر معرضِ التواء میں رہی مگر اب اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ یہ جلد مکمل ہو کر اس علاقہ میں خدمتِ خلق کا کام مؤثر طور پر شروع ہو سکے۔ خاکسار کی تقریر کے بعد چیف (جو بالے آف اموسان کے نام سے مشہور ہے) اور لوکل گورنمنٹ کے سیکرٹری صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی اس عظیم خدمت اور علاقہ کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کے سلسلہ میں مساعی پر دلی شکریہ ادا کیا اور جماعت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد خاکسار نے دعاؤں کے ساتھ اور چیف اور دیگر معززین جماعت نے ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور اس اثناء میں حاضرین نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کرتے رہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ یہ ہسپتال اس علاقہ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت پانچواں اور تعداد کے لحاظ سے ساتواں ہوگا۔

دعا کے بعد حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

دعا کی خصوصی تحریک

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اپنی بیگم صاحبہ (سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ) کے اپریشن کے سلسلہ میں مورخہ ۲۷ مارچ کو مدراس کے لئے قادیان سے روانہ ہو گئے۔ اب اطلاع ملی ہے کہ آں محترم دوسرے دن مدراس بخیریت پہنچ گئے۔ اور اسی روز شام ہسپتال میں حضرت بیگم صاحبہ کو داخل کرا لیا گیا۔ اور مختلف ٹیسٹ وغیرہ کے بعد ڈاکٹر نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مورخہ ۴ اپریل کو بعد دوپہر تین بجے اپریشن ہوگا۔

بیجر اپریشن ہے اس لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر تحریک کی جاتی ہے کہ دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور سیدہ موصوفہ کو کامل صحت کے بعد بخیر و عافیت قادیان واپس لائے۔ اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(۲) محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائداد و قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان کی اہلیہ محترمہ کو ۲۶ مارچ کو بائیں پہلو پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا۔ مقامی طور پر علاج کر دیا گیا لیکن کچھ افاقہ ہونے کے بعد دوبارہ ۳۱ مارچ کو شدید حملہ ہوا۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق فوری طور پر اُن کو امرتسر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

احباب موصوفہ کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و تندرستی والی زندگی دے۔ آمین۔

خاکسار: ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔
قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ... پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۵ شہادت ۱۳۵۸ ہش

خُدائی گرفت
اور
اس سے بچاؤ کی اِمکانی صُورت!

گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں سورت الروم کی آیتِ کریمہ ظھر الفساد فی البرّ والبحر بما کسبت ایدی الناس..... الآیۃ کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے قریب کے چند ہفتوں میں بر و بحر میں ظاہر ہونے والے واقعات و حادثات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ اُولیٰ کے وقت شر و فساد کے پھیل جانے کا صحیح نقشہ اس آیتِ کریمہ میں بیان ہُوا ہے تو حضورؐ کی بعثتِ ثانیہ کے زمانہ میں جو آپؐ کے ظلِّ کامل حضرت امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ اس میں بھی بر و بحر میں شر و فساد کی کیفیت اور اُس کے خوفناک نتائج سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔

اس مقالہ کو ہم نے سورت قٓ کی آیت نمبر ۳۸ پر ختم کیا تھا۔ چنانچہ آج کی ہماری گفتگو اسی مقام سے شروع ہوتی ہے۔ آیت نمبر ۳۸ کے مضمون کو پورے طور پر سمجھنے کے لئے اس سے قبل کی آیت نمبر ۳۷ کو ملایا جانا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں آیات میں بڑے ہی عبرت آموز انداز میں فرماتا ہے :-

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ○

(سورت قٓ آیت ۳۷ - ۳۸)

(ترجمہ) اور ہم اُن سے پہلے بہت سی قومیں ہلاک کر چکے ہیں۔ وہ ان سے زیادہ گرفت کا مادہ رکھتی تھیں۔ لیکن جب عذاب آیا تو انہوں نے مُلک کے ہر گوشے میں اپنے بچاؤ کے لئے سُرنگیں بچھا دیں۔ مگر ظاہر ہے کہ جب خدا کا عذاب آجاتا ہے تو پھر اس کے عذاب سے بچنے کی گنجائش کہاں ہوسکتی ہے۔ اِس لئے اس واضح حقیقت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس میں ہر شخص کے لئے نصیحت ہے جس کے پہلو میں سوچنے والا دِل موجود ہے یا جو عبرت حاصل کرنے کی غرض سے سُننے کے لئے کان دھرتا ہے اور غور بھی کرتا ہے۔

سُورت قٓ چونکہ مکّی سُورت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا نزول ایسے زمانہ میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم ابھی مکہ ہی میں فروکش تھے، تاحال ہجرت کرکے مدینہ نہیں پہنچے تھے۔ یہ زمانہ مخالفین کی طرف سے نہایت درجہ ایذا رسانیوں اور اہلِ حق کو ظلم و جور کا تختۂ مشق بنانے کا تھا۔ ایسے وقت میں سُورت قٓ کے عبرت انگیز کلامِ الٰہی کے اوّل المخاطبین اہلِ مکّہ تھے۔ اور اُن کے توسّط سے تمام اہلِ عرب۔ ان سب لوگوں کو ثابت شدہ تاریخی واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مذکورہ ہر دو آیات سے قبل آیت نمبر ۱۳ تا ۱۵ میں اس سے بھی کُھلے اور واضح الفاظ میں متنبہ کرتے ہوئے فرمایا :-

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ○ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ○ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ○

(ترجمہ) ان سے پہلے نُوحؑ کی قوم نے اور کنوئیں والوں نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے اور جنگل کے رہنے والوں نے اور قوم تبّع (یعنی یمن کے لوگوں) نے (غرضیکہ) سب لوگوں نے ہمارے رسُولوں کو جھٹلا دیا تھا (لیکن) بالآخر میرے عذاب کا وعدہ پُورا ہوکر رہا۔

سورت الرُّوم کی آیت کے مضمون کی تشریح کے سلسلہ میں اب سُورۃ قٓ کی مذکورۃ الصدر جملہ آیات پر پوری متانت اور سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ان میں بیان شدہ مضمون کی اہمیت اُور [illegible] بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم اپنے اس زمانہ میں رُونما ہونے والے خوفناک واقعات کو بھی مدِّنظر کرلیں جو موجودہ زمانہ کی نامور عظیم طاقتوں کی طرف سے تباہ کُن اسلحہ کے انبار لگاتے چلے جانے اور جب بھی موقعہ ملے اپنے مخالفین کو مرعُوب کرنے کے لئے اپنی طاقت و قوّت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ (اس کی کسی قدر تفصیل تازہ مثالوں کے رنگ میں گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں درج کی جاچکی ہیں۔) اسلحہ سازی کی یہ دوڑ اور قوّت و شوکت کے یہ مظاہرے کوئی معمولی نہیں بلکہ اُن کے بارے میں ہر دم یہی کھٹکا لگا رہتا ہے کہ نہ جانے کب ایسی صُورتِ حال پیدا ہو جائے جس کے نتیجہ میں ساری دُنیا کا امن دامان ہی خطرہ میں پڑجائے۔ اُس وقت یہی نہیں کہ تباہ کن اسلحہ کا نشانہ بننے والے گروہ کی تباہی و بربادی یقینی ہے بلکہ خود حملہ آور گروہ کے اپنے علاقہ کی سالمیت کی بھی کوئی گارنٹی نہیں۔ اس کے باوجود یہ لوگ ـــــ اپنے اپنے مُلکوں میں ایسی زمین دوز پناہ گاہیں تیار کر رہے ہیں یا ایسی تیاریاں کرنے میں مشغول ہیں جو کسی بھی ایسی ناگہانی آفت کے وقت اُن کا بچاؤ کرسکے۔ لیکن قرآن کریم کی مذکورہ آیات میں غیر مبہم الفاظ میں بتادیا گیا ہے کہ جب مجرموں کے متعلق خدا کی گرفت حرکت میں آجاتی ہے تو کوئی بھی پناہ گاہ ان کو تباہی و بربادی سے بچا نہیں سکتی ؏

بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

بچاؤ کی صرف اور صرف ایک ہی صورت ہے کہ یہ لوگ خدا کی پناہ میں آجائیں۔ اور یہ وہی بات ہے جس کا ذکر کرکے آج سے بارہ[۱۲] سال قبل حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگلستان کے مشہور شہر لنڈن میں ایک کُھلی کانفرنس کے موقعہ پر ساری دُنیا کو واشگاف الفاظ میں متنبہ کر دیا تھا کہ یا تو خدا سے صُلح کرلو۔ ورنہ اُس عالمگیر تباہی کے لئے تیار ہوجاؤ جو خُود تمہارے اپنے ہی بگڑے اعمال (اور غلط اندازِ فکر اور اس کے مطابق تیاری) کے نتیجے میں آنے والی ہے۔

اگرچہ قرآن و حدیث کے بہت سے دُوسرے حوالوں سے یہ بات بھی واضح ہے کہ اِس عبرت ناک عالمگیر تباہی کے بعد اسلام کو زبردست رُوحانی غلبہ حاصل ہوگا۔ یہ وہی غلبہ ہوگا جو امام مہدی کے زمانہ یا بلفظِ دیگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثتِ ثانیہ کے زمانہ میں مقدر ہے۔ لیکن نوعِ انسان کے لئے حقیقی خیرخواہ کے رنگ میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال لنڈن میں جو تقریر فرمائی اس میں حضور نے تمام دُنیا خصوصًا یورپ کے رہنے والوں کو جہاں امن کا اہم پیغام سُنایا، وہاں اُن کو واشگاف الفاظ میں متنبہ بھی فرمادیا۔ حضور کے یہ الفاظ اب بھی نہایت درجہ قابلِ اعتناء اور لائقِ عمل ہیں۔ حضور نے فرمایا :-

"غلبۂ اسلام کے متعلق جو بشارتیں دی گئی تھیں اُن کے پُورا ہونے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ مگر جیسا کہ مَیں پہلے بتا چکا ہُوں ایک تیسری عالمگیر تباہی کی بھی خبر دی گئی ہے جس کے بعد اسلام پُوری شان کے ساتھ دُنیا پر غالب ہوگا مگر یہ بشارت بھی دی گئی ہے کہ توبہ اور اسلام کی بتائی ہوئی راہیں اختیار کرنے سے یہ تباہی ٹل سکتی ہے اب یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ اپنے خدا کی معرفت حاصل کرکے اور اس کے ساتھ سچّا تعلّق پیدا کرکے خود کو اور اپنی نسلوں کو اِس تباہی سے بچالیں یا اُس سے دُوری کی راہیں اختیار کرکے خود کو اور اپنی نسلوں کو ہلاکت میں ڈالیں۔ ڈرانے والے عظیم انسان نے خُدا اور محمدؐ کے نام پر آپ کو ڈرایا ہے۔ اور اپنا فرض پُورا کر دیا ہے۔ میری یہ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنا فرض پُورا کرنے کی توفیق دے۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ ص۱۱)

(آگے دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی شریعت، ہدایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور روحانی تاثیریں

وحشی کو انسان بنانے کے بعد اسے با اخلاق اور پھر باخدا انسان بناتی ہیں۔!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں آپؐ کی روحانی تاثیریں قیامت تک دنیا میں قائم رہیں گی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸ ر اخاء ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن عظیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو ہدایت اور شریعت نازل کی وہ

ایک عظیم شریعت

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی شریعت اور ہدایت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور روحانی تاثیریں ایک وحشی کو انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں اور انسان کو با اخلاق انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں۔ جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ایک بڑا ہی عجیب اور بڑا ہی حسین نظارہ دنیا نے عرب کے ملک میں دیکھا۔ عرب میں بسنے والے ایک وحشی قوم کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے۔ ان میں سے بہت سے اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ عیش و عشرت کی زندگی تھی۔ اپنی راتیں شراب کے نشہ میں اور عیش میں گزارنے والی قوم تھی۔ معاف کرنا اُن کو آتا ہی نہ تھا۔ ظلم بے انتہا کرتے تھے۔ غلام بناتے تھے۔ اور غلاموں پر بے اندازہ مظالم ڈھاتے تھے۔ پھر جب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو قرآن کریم کی شریعت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور آپؐ کی روحانی تاثیر اور قوت قدسیہ نے ان ہی وحشیوں کو انسان بنایا۔ انسان اگر سوچے تو با اخلاق بننے سے پہلے اُسے انسان بننا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ ہزارہا سال قبل جب آدمؑ پیدا ہوئے اور انسان اپنی مہذب شکل میں دنیا میں ظاہر ہوا اس وقت سے لے کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تک ہمیں یہی نقشہ نظر آتا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی شریعت

ہمیشہ انسانوں پر نازل ہوتی رہی۔ حیوانوں پر نازل نہیں ہوتی رہی۔ اور قرآن کریم کے جو احکام ہیں اُن میں سے درجنوں ایسے ہیں جن کا تعلق مسلمان سے نہیں بلکہ انسان سے ہے۔ میں جب ۱۹۶۷ء میں دورہ پر انگلستان گیا تو لندن کے ایک حصہ میں سینکڑوں کی تعداد میں بالغ احمدی بستے ہیں۔ انہوں نے ایک دن مجھے اپنے ہاں بلایا اور مجھے علم نہیں تھا لیکن انہوں نے ایک ہال کرایہ پر لے کر میری مختصر سی تقریر کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں جا کر مجھے پتہ لگا۔ اس ہال میں زیادہ مجمع نہیں تھا۔ چھوٹا سا ہال تھا۔ اُس ہال میں اکثریت غیر مسلموں کی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ ان کا اسلام سے تعارف کرایا جائے۔ میں نے اپنے رنگ میں سات آٹھ نکات ایسے چنے، تعلیم کے وہ حصے لئے جن کا تعلق انسان بحیثیت انسان ہے۔ مثلاً (اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں مختصراً یہ کہ) اسلام یہ نہیں کہتا کہ صرف مسلمان پر افتراء باندھو۔ اسلام کی یہ تعلیم نہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی انسان پر تم نے افتراء نہیں باندھنا۔ اُس کے خلاف جھوٹ نہیں بولنا۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی انسان پر ظلم نہیں کرنا۔ وہ چونکہ غیر مسلم تھے، میں نے ان کو اس طرح سمجھایا کہ دیکھو تم لوگ اسلام کے منکر ہو۔ اسلام پر ایمان نہیں رکھتے۔ جو اللہ کا تصور اسلام نے پیش کیا ہے وہ تم تسلیم نہیں کرتے لیکن یہ اُس اللہ کی شان ہے جسے اسلام نے پیش کیا ہے اور یہ شان ہے قرآن عظیم کی شریعت کی کہ تم اس کے منکر اور یہ تمہارا خیال رکھنے والی ہے۔ اس طرح مختصراً

سات آٹھ باتیں

میں نے بیان کیں اور اُن کے اوپر اثر ہوا اور بعد میں انہوں نے میرا قریباً "گھیراؤ" کر لیا۔ اور کہا ہمارے ہاں آئیں اور تقریریں کریں۔ اسلام کے حُسن اور احسان کی یہ باتیں تو ہم آج پہلی مرتبہ سُن رہے ہیں۔

پس اسلام میں یہ قوت اور طاقت ہے اور اسلام میں وہ تعلیم سکھائی گئی ہے۔ جو وحشیوں کو انسان بنانے والی ہے اور میں نے بتایا کہ آج تک کسی جانور پہ یا بیل پہ یا پرندوں میں سے کبوتر پہ شریعت نازل نہیں ہوئی۔ صرف انسان پر ہمیشہ شریعت نازل ہوتی رہی ہے۔ اِس سے ہمیں پتہ لگا کہ روحانی ترقیات سے پہلے بلکہ اخلاقی منازل طے کرنے سے پہلے انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے اندر انسانی اقدار پیدا کرے۔ اگر کسی میں انسانی اقدار نہیں جیسا کہ خود قرآنی شریعت نے بتایا تو اُس کے لئے یہ عقلاً ممکن نہیں ہے کہ وہ با اخلاق بھی ہو اور باخدا بھی ہو۔ پہلے اس کے لئے انسان بننا ضروری ہے اور انسانی اقدار میں سے جو قرآن کریم نے ہمیں بتائی یہ ہے کہ جیسا کہ ابھی میں نے بتایا کہ

ظلم کسی انسان پر نہیں کرنا

اور حقارت اور گالیاں اور برا بھلا کسی انسان کو نہیں کہنا۔ یہاں تک کہہ دیا، اتنی دلجوئی کی۔ جذبات کا اتنا خیال رکھا کہ وہ لوگ جو انسان تو ہیں لیکن ان کے اندر انسانی اقدار نہیں وہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے بلکہ شرک کرتے ہیں۔ تو مشرکین کے خداؤں کو بھی گالی نہیں دینی۔ جن کو وہ خدا کا شریک بناتے ہیں۔ اُن کے جذبات کا خیال رکھا۔ پتھر کے تراشے ہوئے بُت تو نہ گالی سنتے ہیں۔ نہ ان کے جذبات ہیں نہ ان کے اوپر اس کا کوئی اثر ہوتا ہے۔ اثر تو انسان پر ہوتا ہے جس نے اس بُت کو تراشا۔ اگر کوئی اس کے بُت کو گالی دے تو اُس کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ تو جو خدا تعالیٰ کے مقابلے میں بُت تراشے ہیں اور شرک میں مبتلا ہیں۔ قرآن کریم نے ان کے جذبات کا بھی خیال رکھا ہے۔

وحشی کو انسان بنانے کا سبق

ہے۔ پس وہ جنوں ایسی تعلیمات قرآنی ہیں جو وحشی سے انسان بناتی ہیں۔ اور یہی شے بتاتا ہے کہ قرآنی شریعت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تاثیرات اور فیض ہی کا یہ نتیجہ تھا کہ وہ وحشی قوم جو اپنی بچیوں کو زندہ درگور کردیا کرتی تھی۔ وہ وحشی قوم جو ظلم کے چشمہ سے پانی کی طرح ظلم پی پی کر سیر ہوتی تھی۔ وہ لوگ جو افتراء کرنے والے تھے، جھوٹ باندھنے والے تھے۔ عیش میں زندگی کے دن گزارنے والے تھے۔ جو پاکدامن عورتوں کے متعلق اپنے عشق کی جھوٹی داستانوں کا اعلان خانہ کعبہ میں لٹکائے گئے عشقیہ اشعار میں کرتے تھے۔ جن میں معصوم عورتوں کے ساتھ جھوٹا عشق جتایا جاتا تھا اور بڑے فخر سے باتیں کی گئی تھیں۔ اس قسم کی ان کی وحشیانہ حالت تھی۔ وہ وحشیانہ زندگی گزار رہے تھے۔ پھر اسی شریعت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے ان رسمی انسانوں کو (حقیقی) انسان بنایا۔ پھر انسان بننے کے بعد ان کو با اخلاق انسان بنایا۔ اور

با اخلاق بننے کے لئے ضروری ہے

کہ آسمان سے وحی نازل ہو۔ اور اخلاق سکھائے کیونکہ حقیقی اخلاق جن پر انسان پختگی سے قائم ہو سکتا ہے وہ وحی کے طفیل ہی انسان کو ملتے ہیں۔ مثلاً آج کل کی دنیا کو لے لو۔ اس دنیا میں بڑی مہذب قوموں میں ظاہراً تو دیانتداری پائی جاتی ہے۔ یہ ایک انسانی قدر ہے کہ کسی سے بھی دھوکہ نہیں کرنا اور اس کا مال نہیں کھانا۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ مسلمان کا مال نہ کھاؤ۔ اسلام نے کہا ہے کسی کا بھی مال نہ کھاؤ۔ مگر یہ (یہ قومیں ایسی ہیں کہ) جب تک ان کا فائدہ ہو اس وقت تک یہ بڑی دیانتدار ہیں۔ جتنے COLONIES (کالونیز) آباد کرنے والے (ممالک) ہیں۔ مثلاً سلطنت برطانیہ جس کا دعویٰ ہے تھا کہ اس کی ایمپائر پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس ایمپائر کے بانی یعنی انگلستان جو ان کی COLONIES (کالونیز) کے ماں باپ کی حیثیت رکھتا تھا جب تک ان کا فائدہ ہوتا تھا۔ یہ بڑے دیانتدار تھے۔ اور جہاں کا فائدہ نہیں ہوتا تھا وہاں وہ دیانتدار نہیں تھے۔

بہرحال اسلام نے وحشی کو انسان بنانے کے بعد

با اخلاق انسان

بنایا اور قرآن عظیم کی ہدایت اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ نے اخلاق بھی وہ سکھائے کہ اس حسن اور احسان کے جلوے انسانی عقل کی حدود سے بھی باہر تھے۔ اسلام انسان کے اخلاق کی اتنی باریکیوں میں گیا ہے کہ انسانی عقل وہاں نہیں پہنچتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے

"اسلامی اصول کی فلاسفی"

میں بیان فرمایا ہے۔ اور بعض دوسری کتب میں بھی اس پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ بہت لمبا مضمون ہے جو کئی خطبوں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ لیکن میں اس وقت مختصراً آپ کو اس قسم کے عنوان بتا رہا ہوں۔ پس وحشی سے انسان بنایا۔ انسان سے با اخلاق انسان بنایا۔

دیانت (جو اخلاق کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے) تکبر سے پرہیز۔ ریا نہیں کیا۔ لیکن جو یہ حصے دوسرے انسانوں سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کو ہم اخلاق کہتے ہیں یعنی انسان سے تکبر سے پیش نہ آنا۔ اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ بڑے ہو کر چھوٹوں سے محبت اور پیار کا سلوک کرو۔ نہ یہ کہ ان پر تکبر کا اظہار کرو۔ پس جو عالم ہے وہ اپنے علم پر غرور نہ کرے۔ جو مالدار ہے وہ اپنے مال پر غرور کر کے اپنے بھائیوں کے ساتھ بد اخلاقی سے پیش نہ آئے لیکن یہی تکبر سے پرہیز

ایک منفی پہلو

ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں مثبت اخلاق بھی ہیں۔ جس وقت اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو۔ تو وہ پھر نہایت درجہ کی عاجزی بن جاتی ہے اور انسان خدا کے مقابلہ میں اپنی نیستی کی حقیقت کو پہچاننے لگتا ہے۔ پس

انسان سے با اخلاق انسان بنایا ... با اخلاق انسان بنایا ... اسلام کے اندر یہ طاقت پائی جاتی ہے ... قرآن کریم کی ہدایت ... اپنی اس قوت ... کا حقیقی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ میں بڑی شان سے یہ چیز ہمیں ... آج تک قرآنی شریعت و ہدایت نے عملی نمونہ دکھایا ہے۔ وہ جو ایک ایک آدمی دنیا کے کناروں تک چلا گیا تھا اور وہاں انسان کامل محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے لئے جیتے تھے۔ اس نے اپنے نمونہ سے، اپنے اخلاق سے، اپنے کردار سے، اپنے افعال اور نیک اعمال سے اور حسن کے جلوے لوگوں کو دکھا کر احسان کی طاقت کا مظاہرہ لوگوں کے سامنے کر کے ان لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کیا۔

ایک بڑا مشہور تاریخی واقعہ

ہے۔ سینیگال جس کے جغرافیائی حدود اس وقت آج کی نسبت مختلف تھے۔ اس وقت بہت بڑا علاقہ تھا۔ اس میں بعض بہت بڑے بڑے دریا ہیں۔ وہاں ہمارے ایک بزرگ گئے۔ انہوں نے وہاں تبلیغ کی۔ لیکن کوئی ان کی بات نہ سنتا تھا اور ایک لمبا عرصہ تبلیغ کے بعد مایوس ہو کر انہوں نے سوچا کہ میں ان لوگوں کی خاطر اپنا وقت ضائع کر رہا ہوں۔ اصل چیز تو یہ ہے "لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ" اگر ہدایت ان کے نصیب نہیں تو میں جا کر اپنی عاقبت سنواروں۔ وہ ایک بہت بڑے جزیرے میں چلے گئے اور وہاں جا کر عبادت شروع کر دی خدا تعالیٰ نے ان کو ایک معجزہ دکھانا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان پر قرآن عظیم کی تاثیر ظاہر کرنی تھی۔ انہوں نے وہاں ایک جھونپڑا بنایا۔ کچھ شاگرد ساتھ ہی گئے ہوئے تھے۔ وہ چند آدمی وہاں رہنے لگے اور غریبانہ درویشانہ زندگی گزارنی شروع کر دی۔ تب

خدا نے فرشتوں کو کہا

کہ اس شخص کو، میرے اس بندے کو یہ سمجھ آگئی کہ اس کی کوششیں بے نتیجہ ہیں، جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے اس علاقہ کو اپنی قدرت کی یہ شان دکھائی کہ اس سارے علاقہ میں بیسیوں بلکہ شاید سینکڑوں قبائل ارگرد آباد تھے۔ ان میں سے ہر قبیلہ میں سے دو چار کے دل میں فرشتے تحریک پیدا کرتے تھے کہ ان کے پاس چلے جاؤ۔ تو وہ ان کے پاس مسلمان ہو کر آجاتے تھے۔ وہ غیر مسلموں کا علاقہ تھا۔ اور پھر انہوں نے وہاں قرآن کریم ان کو پڑھانا شروع کیا اور درس دینا شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ان کے دماغوں کو کھولا اور قرآن کریم کا علم ان کو حاصل ہوا۔ معلم حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ لوگ جو اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کے نئے اسرار روحانی کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے معلم حقیقی ہونے سے انکار کر رہے ہیں۔ معلم حقیقی اسی کی ذات ہے۔ وہ اس بزرگ کو قرآن کریم سکھا رہا تھا۔ اور یہ آگے اس زمانہ کے حالات کے مطابق جو

ابدی اور بنیادی صداقتیں

تھیں وہ ان کو سکھا رہے تھے۔ کئی سال تک یہ مدرسہ انہوں نے لگایا۔ اور قرآن کریم پڑھایا۔ اس استاد کی اپنی کوششیں تو ناکام ثابت ہوئیں۔ لیکن جب ان کے شاگرد اپنے قبیلہ میں گئے تو ہزاروں کی تعداد میں ان کے قبائل دھڑا دھڑ اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے۔ اور وہ سارا علاقہ مسلمان ہو گیا۔

پس ہم کہتے ہیں با اخلاق سے با خدا انسان بنایا۔ با خدا کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا اس سے تعلق ہے۔ خدا کا قرب اسے حاصل ہے۔ وہ خدا کی آواز سنتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا معلم بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا ہادی بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا رہنما بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو غلطیوں اور کبائر سے جو چھپے ہوئے ہیں یا جو صغائر ہیں (بزرگوں کے لئے وہ بھی کبائر بن جاتے ہیں وہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے) اس لغزش سے ان کو بچاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ نہ جسمانی زندگی نہ روحانی زندگی اللہ کی مدد کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

پس اسلام نے اور قرآن کریم کی ہدایت نے وحشی کو انسان بنایا۔ انسان کو با اخلاق انسان بنایا۔ با اخلاق انسان کو با خدا انسان بنایا۔ اور کسی کا یہ سمجھنا کہ

قرآن کریم کی تاثیرین

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے روحانیہ ایک وقت تک تو کام کرتے تھے اور اس کے بعد پھر وہ نعوذ باللہ مردہ ہو گئے یہ غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی جس رنگ میں ہمیں مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ معرفت حاصل ہوئی وہ ایک زندہ رسول ہیں۔ اور ان کے اوپر کبھی موت نہیں آسکتی قیامت تک آپ کی روحانی زندگی اس دنیا میں اپنے جلوے دکھاتی اور نوع انسان کی ہدایت کی طرف جذب کرتی اور کھینچتی ہے۔ آج بھی خدا اُسی طرح بولتا ہے جس طرح وہ پہلے بولا کرتا تھا۔ آج بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی اتباع خدا کے بندوں کو خدا کا محبوب بناتی ہے۔ آج بھی جو خدا کے بندے ہیں وہ اس قدر عظیم اخلاقی رفعتوں کو پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے اخلاق اور نمونہ کے ذریعہ سے نوع انسانی کو اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھینچنے والے ہیں۔ پس وہ عظیم ہدایت اور شریعت ہے جس پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ یہی چیزیں تھیں جنہیں دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

ایک عظیم شریعت آپ کو ملی ہے جس کے فیوض پیچھے نہیں رہ گئے بلکہ وہ قیامت تک نوع انسانی کی انگلی پکڑ کر خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچانے والے ہیں۔ پس دعائیں کرو

بہت دعائیں کرو

کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو، جماعت احمدیہ کے مرد و زن کو، خود معلم حقیقی بن کر قرآن کے اسرار روحانی سکھانے والا ہو اور اپنے فضل سے انسان بھیڑ یا اخلاق انسان پھر با خدا انسان بنانے والا ہو۔ اور خدا کرے کہ احمدی کا نمونہ انسان کو جذب کر کے اور کھینچ کر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پہنچانے والا بنے آمین!

اظہار تشکر اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور بزرگان کی دعاؤں کی برکت سے مکرم برادرم صدیق احمد صاحب امینی نے ملاڈ (بمبئی) میں اپنا چھوٹا سا مکان خریدا اور ضروری مرمت کے بعد مورخہ ۴ر مارچ ۱۹۷۹ء کو اس مکان کا افتتاح دعاؤں اور صدقات کے ساتھ کیا۔ چنانچہ ۴ر مارچ کو دوپہر کے کھانے پر بعض غیر احمدی دوست بھی مدعو تھے تناول طعام کے بعد محترم غلام نبی صاحب نیاز (مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی) نے "سورۃ العصر" کا درس دے کر دعا کرائی۔ چار بجے پھر بہت سارے غیر احمدیوں کو چائے کی دعوت تھی چائے سے فراغت کے بعد محترم مولوی صاحب نے پھر درس دیا۔ درس سے غیر احمدی احباب بہت ہی متاثر ہوئے اس طرح ان کی غلط فہمیاں جو ان کو جماعت کے بارے میں تھیں دور ہو گئیں۔ محترم صدیق احمد صاحب امینی نے صدقہ ۵/ روپے اور نشر و اشاعت میں ۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ ان کے لئے دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ مکان باعث برکت بنائے اور غیر احمدیوں کے درمیان یہ گھر روشنی کا مینار ثابت ہو آمین۔ خاکسار: ہر بکر عبد الشکور قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی

دعائے مغفرت

خاکسار کے بھائی صاحب مرحوم مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب موصی و مجاہد تحریک جدید دفتر اوّل کے اکلوتے فرزند عزیزم عبد الرحیم صاحب مرحوم ۹۲/۳ کو لمبی بیماری کے بعد چل بسے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے اور جملہ اقرباء کو صبر و رضا عطا ہونے کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار: عبد الواحد مبلغ بلتستان قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۳ر امان ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۳ر مارچ ۱۹۷۹ء

ربوہ ۲۳ر امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی ابتدائی چھ آیات کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات اور اس کی ہر شئے میں پوشیدہ حکمتوں کی طرف اشارہ کر کے عبودیت کاملہ اور اس کے عملی تقاضوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر دعا کی تعلیم دے کر قبولیت دعا کا حظ اٹھانے کے لئے عبودیت کاملہ کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ اختیار کرنے پر زور دیا ہے حضور نے واضح فرمایا کہ ان آیات میں عبودیت کاملہ کے جن عملی تقاضوں کا ذکر کیا گیا ہے ان سے قبولیت دعا کی دس شرائط مستنبط ہوتی ہیں ان میں ہر دم اور ہر آن ذکر الٰہی میں مشغول رہنے، کائنات میں رونما ہونے والے تغیرات پر غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنے نیز ہجرت کے معنوی مفہوم کی رو سے نفس اور اس کی خواہشات سے دوری اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے مزید برآں جانی و مالی قربانی پیش کرنے کو خاص اہمیت حاصل ہے ان سب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے کہ انسان سارے کا سارا خدا کا ہو جائے جسمانی لحاظ سے بھی اور قلبی و روحانی لحاظ سے بھی۔ جب انسانی جسم اور اس کے جملہ قویٰ نیز روح اور اس کے جملہ استعدادوں کے ساتھ سارے کا سارا خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر خدا کا فضل اس رنگ میں نازل ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کا حظ اس کے لئے مقدر کیا جاتا ہے۔

اعلان نکاح

خاکسار کے ماموں مکرم عبد الرزاق صاحب کی دختر عزیزہ سعیدہ بی بی کا نکاح مکرم عبد الحلیم صاحب ابن مکرم محمد کنجو صاحب کے ہمراہ مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۷۹ء کو ۲۰۰۰/ (دو ہزار روپے) حق مہر کے عوض خاکسار نے پڑھا۔ اس موقعہ پر تمام احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم موجود تھے۔

اس خوشی میں مکرم عبد الرزاق صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۱/ شادی فنڈ میں ۱/ اور اعانت بدر میں ۱۰/ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے۔ تحریک جدید سے نوازے دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے آمین۔ خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس نزیل کینانور

"کامیابی کی راہیں"

امسال اطفال الاحمدیہ کے دینی امتحان کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں" مقرر کی گئی ہے۔ اس امتحان میں ہر طفل کا شامل ہونا ضروری ہے۔ تمام قائدین مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بھارت اور ناظمین اطفال الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ ابھی سے اطفال الاحمدیہ کو امتحان کے لئے تیار کریں۔ یہ کتاب دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے کتاب کی قیمت ۵۰ پیسے ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ فریدہ عفّت کے B.Ed کا امتحان سات اپریل سے شروع ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا کرتا ہوں۔

خاکسار: محمد عمر علی درویش قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

آخری قسط

بنی نوع انسان کیلئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی ناقابل فراموش خدمات

از مکرم قاری عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یوپی

خدمت خامس

نوع انسان کے لئے پانچویں ناقابل فراموش خدمت حضورؑ نے یہ انجام دی کہ دور حاضر کے مسلمانوں میں جہاد کے غلط تصور کی وجہ سے جو درندگی کی صفات پیدا ہو گئی تھیں اور اس کی وجہ سے غیروں کی طرف سے جو اعتراض ہوتا تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اور اس غلط تصور جہاد کے نتیجہ میں غیر اقوام کے علاوہ خود مسلمان فرقوں کے درمیان فتنہ و فساد اور نفرت و حقارت کی فضا مذہبی عقائد میں اختلاف کی بناء پر پیدا ہو رہی تھی اس کی بھی حضورؑ نے اصلاح فرمائی اور فرمایا:۔

”دوسرا اصول جس پر مجھے قائم کیا گیا ہے وہ جہاد کے اس غلط مسئلہ کی اصلاح ہے جو بعض نادان مسلمانوں میں مشہور ہے سو مجھے خدا تعالیٰ نے سمجھا دیا ہے کہ جن طریقوں کو آجکل جہاد سمجھا جاتا ہے۔ وہ قرآنی تعلیم سے بالکل مخالف ہے۔“

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۸)

”نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے شرائط ہیں۔ سکھا شاہی لوٹ مار کا نام جہاد نہیں اور رعیت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ کسی طور سے جہاد درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک گورنمنٹ اپنی ایک رعیت کی جان اور مال و عزت کی محافظ ہو اور ان کے دین کے لئے بھی پوری پوری آزادی عبادت کے لئے رکھی ہو لیکن وہ رعیت موقع پا کر اس گورنمنٹ کو قتل کرنے کو تیار ہو یہ دین نہیں بلکہ بے دینی ہے اور نیک کام نہیں بلکہ ایک بدمعاشی ہے۔ خدا تعالیٰ ان مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کہ جو اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے...

... ہم نے سارا قرآن شریف تدبّر سے دیکھا مگر نیکی کی جگہ بدی کرنے کی تعلیم کہیں نہیں پائی۔“

(تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱۹۱)

”ہم اس جگہ مسلمانوں کو اس حق تلفی پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں جو بنی نوع کی نسبت ان سے سرزد ہو رہی ہے یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح حال کے اسلامی علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں ہے اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُرجوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو درندہ صفت بنا دیں اور انسانیت کی تمام پاک خوبیوں سے بے نصیب کر دیں....

.... اگر فرض بھی کر لیں کہ اسلام میں ایسا ہی جہاد تھا جیسا کہ ان مولویوں کا خیال ہے تاہم اس زمانہ میں وہ حکم قائم نہیں رہا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ جب مسیح موعود ظاہر ہو جائے گا تو سیفی جہاد اور مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ مسیح نہ تلوار اٹھائے گا اور نہ کوئی زمینی ہتھیار ہاتھ میں پکڑے گا بلکہ اس کی دعا اس کا حربہ ہوگی اور اس کی عقد ہمت اس کی تلوار ہوگی وہ صلح کی بنیاد ڈالے گا اور بکری اور شیر کو ایک ہی گھاٹ پر اکٹھا رکھے گا اور اس کا زمانہ صلح اور ہمدردی اور نرمی کا زمانہ ہوگا ہائے افسوس کیوں یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ تیرہ سو برس ہوئے کہ مسیح کی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے کلمہ یضع الحرب جاری ہو چکا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود جب آئیگا تو لڑائیوں کا خاتمہ کر دے گا اور اس کی طرف اشارہ اس قرآنی آیت کا ہے۔ حتّٰی تضع الحرب اوزارھا یعنی اس وقت تک لڑائی کرو جب تک مسیح موعود کا وقت آجائے۔

اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو مسیح موعود جو آنے والا تھا وہ آچکا اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کشت و خون سے ہوتی ہے باز آؤ تو اب بھی خونریزی سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے منہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے جس نے مجھے قبول کیا ہے وہ نہ صرف ان وعظوں سے منہ بند کرے گا بلکہ اس طریق کو نہایت بُرا اور موجب غضب الٰہی جانے گا۔“ (جہاد صفحہ ۸)

بلاشبہ جہاد کے نام پر بھی آج غیر احمدی علماء جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جہاد کے غلط تصور کی وجہ سے قوم مسلم سخت قسم کی جذباتی قوم بن گئی ہے اور اس میں اس حد تک درندگی کی صفات پیدا ہو گئی ہیں کہ اس قدر نقصان اس غلط تصور جہاد سے غیر قوموں کو نہیں پہنچا جس قدر مسلمانوں کو پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے۔ چنانچہ اسی غلط تصور کی وجہ سے ۱۹۷۴ء میں مسلمانوں نے احمدی مسلمانوں کی جان و مال پر حملے کئے ان کی مسجدیں گرائیں اور قرآن کریم کو پاؤں کی ٹھوکریں ماریں اور پانچ ہزار کے قریب قرآن مجید جلا دیے اس لئے کہ یہ احمدیوں نے شائع کئے تھے

بہر حال جب قوم مسلم جہاد کے غلط تصور سے باز آ جائے گی اور جماعت احمدیہ کے رویہ سے اثر قبول کرکے صلح اور امن کا راستہ اختیار کرے گی اور جذباتیت سے توبہ کر لے گی تو وہ بھی قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح ایک مہذب قوم بن جائے گی اور یہ سب کچھ چودھویں صدی کے خاتمہ کے بعد جو غیر احمدی ملا مولوی ہونگے ان کے ذریعہ سے ہوگا پس قوم مسلم میں تہذیب اور اخلاق واپس لانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جہاد کے غلط تصور کو رد فرما کر روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام انسانوں کے لئے بہت بڑی خدمت انجام دی۔ حضورؑ فرماتے ہیں ؎

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال!
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

خدمت سادس

نوع انسان کے لئے چھٹی ناقابل فراموش خدمت یہ ہے کہ حضورؑ نے بلا امتیاز مذہب و ملت قوم و نسل تمام انسانوں کے ساتھ سچی ہمدردی کرنے کا ایسا نیا سبق دیا اور خدا تعالیٰ کی توحید و معرفت کے بعد سب سے زیادہ زور حضورؑ نے اسی اصل پر دیا ہے ایک مقام پر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

”دین کے دو ہی کامل حصے ہیں ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا۔ اور ان کے لئے دعا کرنا۔“

(نسیم دعوت صفحہ ۹۶)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:۔

”اسلامی تعلیم کی رُو سے دین اسلام کے دو ہی حصے ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے اہم مقاصد پر مشتمل ہے اوّل۔ ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعی موجود ہے اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا۔ جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا۔“

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۳)

جب ایک شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اسے ان دس شرائط کا اقرار کرنا پڑتا ہے جو حضورؑ نے بیعت کرنے والوں کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ اس کی شرط نہم یہ ہے:۔

”یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

ایک دوسرے مقام پر حضور اس اصل کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:۔

”ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو اگر ایک شخص ایک ہمسایہ کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اُٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ اگر

ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے۔ اور وہ اس کو چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں ہاں جہاں تک ممکن ہے انسان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔" (سراج منیر صفحہ ۱۸)

قارئین کرام! اسی پاکیزہ تعلیم کا نتیجہ تھا ۱۹۴۷ء میں جب مشرقی اور مغربی پنجاب میں بے مثال درندگی کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا اور انسانی خون سے ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد ہندوؤں اور سکھوں کی جانی و مالی اور عزت کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کی بازی لگا رہے تھے۔ اور ان غیر مسلموں کو ہر ممکن امداد پہنچا رہے تھے جو مصیبتوں میں گھرے ہوئے تھے جناب سردار ستنام سنگھ صاحب جو اس علاقہ کے نامور رئیس اور مقبول لیڈر ہیں اپنی تقریروں میں تذکرہ فرما چکے ہیں کہ ان حالات میں جماعت احمدیہ کے افراد نے سردار صاحب موصوف کے خاندان کے ساتھ کس طرح ہمدردی کا مظاہرہ کیا۔ علاوہ ازیں ۱۹۷۹ء میں مکرم و محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی "جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ" کے نام سے ایک تقریر شائع ہو چکی ہے۔ اس میں نام بنام بتایا گیا ہے کہ کس کس مقام پر کس کس نام کے ہندوؤں اور سکھوں کی ہزاروں کی تعداد میں جانیں بچائیں اور اپنی زندگی خطرے میں ڈال کر ان کو محفوظ مقامات تک پہنچایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان سے لاہور میں منتقل ہو چکے تھے اس موقعہ پر بہت سے احمدی مختلف علاقوں سے حضور کی خدمت میں پہنچے۔ اور اجازت طلب کی کہ ان کی شدید خواہش تھی کہ وہ اپنی آنکھوں سے قادیان کی حالت جاکر دیکھیں خواہ ان کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان سب کو جمع کر کے نصیحت فرمائی کہ اس وقت آپ لوگوں کا سب سے زیادہ نیکی کا کام یہ ہے کہ اپنے وطنوں کو واپس جاکر اپنے اپنے علاقہ میں پہرہ لگاؤ اور وعظ و نصیحت کرو تاکہ ہندوؤں اور سکھوں پر کسی قسم کا ظلم نہ ہو۔ اور اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو تو جان کی پرواہ نہ کرو اور اسے بچاؤ چنانچہ یہ لوگ جن کے دل قادیان آنے کے لئے بے قرار تھے حکم ملتے ہی واپس چلے گئے اور ہزارہا ہندوؤں سکھوں کی عزت و جان و مال کو بحفاظت ہندوستان تک پہنچایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کو لاہور میں رتن باغ کوٹھی کرایہ پر الاٹ ہوئی تھی حضور نے کڑی نگرانی میں اس کا سب مال و اسباب محفوظ طور پر بند کرا دیا اور کوٹھی کے مالک کو اطلاع دے دی چنانچہ دیوان بہادر دیوان کرشن کشور دھاریوال کے پوتے دیوان گوبند سہائے گوہا داسپور سے ۲ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاہور گئے اور اپنا سارا سامان واپس لے لیا اور انہوں نے یہ تحریر لکھ دی کہ میں نے جماعت احمدیہ میں حقیقی دیانتداری کی روح پائی ہے۔ ہماری نقدی اور زیورات تک خود مرزا صاحب نے مجھے دے دیئے ہیں۔"

(جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ صفحہ ۲۹)

۱۹۴۸ء میں حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کو ننکانہ صاحب دینا چاہا جو سکھوں کا مقدس مقام ہے تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس لئے ننکانہ صاحب میں آباد ہونے سے انکار کر دیا کہ وہ سکھوں کا مذہبی مقام ہے اور ان کے مذہبی جذبات کا احترام ضروری ہے۔ اور آپ نے اس بات کو پسند نہ فرمایا بلکہ ضلع جھنگ میں ایک بنجر اور پتھریلی زمین حکومت سے قیمتاً خرید کر اپنا مرکز وہاں ربوہ کے نام سے بنایا جو آج مثالی شہر کی صورت میں آباد ہے۔

خدمت سابع

ساتویں ناقابل فراموش نوع انسان کی خدمت حضور کے مقدس وجود سے یہ انجام پائی ہے کہ ایک دائمی نظام خلافت کا احیاء آپ کے مقدس ہاتھ سے ہوا ہے۔ جس میں ہر رنگ و نسل اور زبان کے انسان ایک ہی پلیٹ فارم پر متحد ہو کر ایک عالمگیر امن کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ گویا جس طرح دور حاضر کی سائنس نے مادی اعتبار سے انسانوں کو اس قدر ایک دوسرے سے قریب کر دیا ہے کہ گویا تمام لوگ ایک ہی شہر میں آباد ہیں اسی طرح موعود اقوام عالم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس وجود نے نظام خلافت کے قیام کے ساتھ روحانی اعتبار سے تمام دنیا کو ایک ہی پلیٹ فارم پر پہنچا دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا نظام خلافت کی برکت سے زمین کے کناروں تک بڑی مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قدرت ثانی کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر قیادت جماعت بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ حضور کے دل میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں حضور نے یورپ میں جاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کی روشنی میں مادہ پرست اور دنیا پر چھائی ہوئی اقوام کو متنبہ فرمایا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہوئیں تو بائیس تئیس سال میں انکی تباہی بڑی خطرناک جنگ کی صورت میں ہوگی۔ فرمایا:۔

"خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصر عظیم زمین پر آ رہے گا دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی۔ ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائیگا..... لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ انذاری پیشگوئی ہے۔ اور انذاری پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے التواء میں ڈالی جاسکتی ہیں۔ بلکہ ٹل بھی سکتی ہیں اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کرے وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے۔" (امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ)

اسی پیغام میں حضور روس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ...... وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی سکیمیں بنا رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوش اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی۔"

حضور نے اسی سال لگاتار پانچ ماہ تک یورپ کا دورہ فرمایا اور ہیمبرگ میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نے ۱۹۶۷ء میں یورپ کے دورہ میں لوگوں کو انتباہ کیا تھا کہ اگر تم نے اپنے خالق و مالک کی طرف توجہ نہ کی تو ۲۳ سال کے اندر اندر تم ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہو جاؤ گے اس انذار پر گیارہ سال گذر گئے۔..... اور اب تو بعض بڑی طاقتیں بھی مستقبل قریب میں دنیا کی تباہی کی قیاس آرائیاں کرنے لگی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہ دنیا کی تباہی کی باتیں تو کرتی ہیں۔ لیکن ساتھ خوشخبری نہیں دیتیں۔ لیکن میں نے جن پیشگوئیوں پر انذار کی بنیاد رکھی تھی اُن میں یہ خوشخبری بھی ہے کہ اگر دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف جھکے اور گندی زیست کو چھوڑ کر نیک بن جائے تو یہ تباہی ٹل سکتی ہے۔"

(بدر ۱۶ نومبر ۱۹۷۸ء)

حضور نے ایک مقام پر جماعت کا کردار بتاتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کی نوے سالہ زندگی یہ ہے۔ اپنے اور دوسرے ابھی طرح سن لیں کہ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی بحیثیت جماعت نہ کسی اسٹرائیک میں حصہ لیا ہے۔ اور نہ فسادمیں ۱۹۷۴ء کے فسادات میں بھٹو صاحب کی حکومت میں بعض ایسے لوگ بھی مار دیئے گئے جن کے پاس بندوق پڑی ہوتی تھی۔ لیکن اُنہوں نے بندوق نہیں چلائی۔ اور خود مر گئے جو شخص اپنی حفاظت پر قادر نہیں ہے اور دلیری سے مر جاتا ہے۔ وہ بھی بڑا دلیر ہے۔ لیکن جو شخص صرف اسلام کی خاطر بدی کا مقابلہ بدی سے نہیں کرتا اور فساد کرنا نہیں چاہتا اور جان دے دیتا ہے اس کی تو شان ہی کچھ اور ہے........

.... پس نوے سالہ زندگی میں جماعت احمدیہ نے نہ کبھی سٹرائیک کی نہ فساد کیا نہ کوئی احتجاجی کالا بلّہ یا کالا بیج لگایا اور نہ کوئی احتجاج کیا ہمارا احتجاج تو ایک ہی در پر ہے اور وہ ہمارے خدا کا در ہے۔"

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۷۸ء)

پس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی بنی نوع انسان کے لئے ساتویں عظیم الشان اور ناقابل فراموش عظیم خدمت ہے کہ نظام خلافت کے ذریعہ سے آپ نے عالم انسانیت کے لئے ایک عالمگیر اور نئی برادری کی بنیاد رکھ کر قیامت تک کے لئے مذہبی اور روحانی دنیا میں شیطان کو پوری پوری شکست دے دی ہے اور سعید روحوں کے لئے ایک بارونق اور پُر شفقت اور روح پرور ماحول پیدا کر دیا ہے۔ یہی وہ سات عظیم خدمات ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا میں امن قائم ہو کر رہے گا۔

درخواست دُعا

میرا بیٹا عزیز محمد ظفر اللہ امسال میٹرک کے امتحان میں شرکت کرنے والا ہے۔ امتحان ۲ مارچ سے شروع ہوں گے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ ۵/ روپے درویش فنڈ اور ۵/ روپے اعانت بدر میں ارسال کئے گئے ہیں۔

خاکسار۔ محمد حبیب اللہ گوملا (ضلع رانچی)۔

دوسری قسط

وہ پھول جو مرجھا گئے

از ۔ مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم

سفید پوش وضع داری کے پابند، زود فہم و زود نویس ۔ مطالعہ کا بے حد شوق رکھنے والے اور طبیعت میں تحقیق و جستجو و تلاش ۔ یہ تھیں خصوصیات اس مرکب کی جس سے چوہدری فیض احمد صاحب کا وجود ترکیب پایا تھا ۔ بتایا کرتے تھے کہ میں مڈل پاس کرنے کے بعد گجرات کے ایک مشہور و معروف وکیل خواجہ بدیع الزمان کیکاؤس کے ساتھ بطور منشی کچھ عرصہ کام کرتا رہا ہوں ۔ ابھی کام کی ابتداء ہی تھی کہ ایک روز قتل کا ایک مقدمہ پیش تھا ۔ جس میں کیکاؤس صاحب صفائی کے وکیل تھے ۔ اور اس روز استغاثہ کی شہادتیں گذر رہی تھیں ۔ مجھے وکیل صاحب نے کہا کہ گواہوں کے بیانات کے ضروری حصوں کی یادداشت نوٹ کرتے جانا تا بعد میں جرح تیار کرنے میں آسانی ہو ۔ چنانچہ میں نے نوٹ کرنا شروع کیا ۔ اور اس روز کی تمام تر کارروائی میں نے نوٹ کر لی ۔ اور شام کو جب گھر جانے لگے تو میں نے وہ لکھی ہوئی کارروائی وکیل صاحب کو دی انہوں نے اس کو پڑھا اور میری محنت کی بہت داد دی اور مجھے بھی دراصل اسی روز پہلی مرتبہ اپنی اس خداداد صلاحیت کا احساس ہوا ۔ اور پھر میں نے اس کو مزید محنت سے اور ترقی دی ۔

بعد میں کچھ عرصہ پٹواری کے طور پر بھی کام کرنے کا موقع ملا ۔ تو اسی خداداد عطیہ کی بدولت میں اپنے کاموں کو جیسے گرداوری اور جمعبندی کی تیاری میں دیگر تمام پٹواریوں سے سبقت لے جایا کرتا ۔

تحقیق جستجو آپ کی طبیعت کا حصہ تھی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے احساس کی دولت سے بھی نوازا تھا ۔ آپ کا مضمون "اسلامی پردہ فطرت کے آئینہ میں" اس کی عمدہ مثال ہے ۔ ایک روز چوہدری صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ مطالعہ کس طرح کرتے ہیں ۔ میں نے بتایا کہ میں پڑھتا جاتا ہوں ۔ اور جس مقام کی سمجھ نہ آئے اس پر نشان لگاتا ہوں ۔ اور پھر بعد میں ڈکشنری کی مدد سے اس کو حل کر لیتا ہوں ۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ میں پڑھتے ہوئے ڈکشنری ساتھ رکھتا ہوں اور جب تک کسی مشکل مقام کو حل نہ کر لوں میں آگے نہیں پڑھتا ۔ مجھے بھی یہ طریق پسند آیا ۔ اور اس کے بعد سے میں خود بھی اسی طریق پر عمل کرتا ہوں ۔ اور اس کو زیادہ مفید پایا ہے ۔

۱۹۴۶ء کے لگ بھگ کی بات ہے کہ ایک کتاب نظر سے گذری تھی ۔ یہ ایک فرضی نام سے چھاپی گئی تھی ۔ جن دنوں ہم ملک عمر علی صاحب مرحوم مغفور کے کتب خانہ سے پڑھا کرتے تھے ۔ اور آپس میں کتابیں بدل کر پڑھا کرتے تھے ۔ اس مجموعہ مضامین کا تذکرہ بھی ہوا کرتا تھا ۔ کیونکہ یہ ان کتابوں کے خزانہ میں بھی موجود پایا تھا ۔ اس پر کبھی نقادوں نے تنقید کی تھی ۔ اور یہی نتیجہ نکالا تھا کہ یہ مجموعہ کسی اُستاد فن نے فرضی نام سے شائع کیا ہے ۔ اس کی رنگین عبارتیں، نادرہ بندی، منظر کشی اور فصاحت و بلاغت دیکھ کر یہ یقین نہیں آتا تھا کہ یہ کسی نو آموز قلم کی گل فشانی ہو سکتی ہے ۔ اور اکثر تنقید نگاروں کا خیال تھا کہ اس فرضی نام کے پیچھے علامہ نیاز فتحپوری کی شخصیت ہے ۔

جن دنوں علامہ نیاز صاحب قادیان خط و کتابت فرما رہے تھے ۔ اور یہ خط و کتابت لکھنے کا کام محترم چوہدری صاحب کے سپرد تھا ۔ تو ان ایام میں چوہدری صاحب کو لکھنؤ جا کر بھی نیاز صاحب سے ملنے کا موقع ملا ۔ ہم دونوں کا خیال تھا کہ اس مجموعہ مضامین کے بارہ میں علامہ صاحب سے پوچھ ہی کیوں نہ لیا جائے ۔ مگر بعض مصالح کی بنا پر نہ پوچھا جا سکا علامہ نیاز صاحب بعد میں پاکستان چلے گئے اور وہاں جا کر وفات پا گئے ۔

۱۹۶۷ء میں درویشان قادیان کا قافلہ جلسہ سالانہ ربوہ میں گیا ۔ جاتے ہوئے رستہ میں چوہدری صاحب نے لائل پور کے ریلوے سٹیشن سے ایک رسالہ اُردو ڈائجسٹ خرید لیا ۔ یہ اس سال کا سالنامہ تھا ۔ چوہدری صاحب ربوہ میں دار الضیافت میں ٹھہرے تھے ۔ اور میں اپنے ایک عزیز کے ہاں قیام پذیر تھا ۔ رات کو چوہدری صاحب نے ایک مضمون پڑھا ۔ اور اگلے روز فجر کے بعد میں دار الضیافت گیا تو چوہدری صاحب نے دیکھتے ہی پکارا عامل صاحب آپ کہاں تھے ۔ میں نصف شب سے آپ کو ملنے کے لئے بے چین تھا ۔ آپ کے ہاتھ میں وہ رسالہ تھا ۔ مجھے دیتے ہوئے کہا کہ لو وہ سوال حل ہو گیا ۔ جو مدت سے الجھا ہوا تھا ۔ میں نے وہ پرچہ لیا ۔ اور وہیں دھوپ میں بیٹھ کر مضمون پڑھا ۔ جس کا عنوان تھا ۔ "پردہ اُٹھتا ہے" چوہدری صاحب کی طبیعت میں تلاش و جستجو تھی ۔ اور اگر کوئی نئی بات پا لیتے تو دوستوں کو بتانے کے لئے بیقرار ہوتے اور بتا کر خوشی محسوس کرتے ۔ اور ایک سادہ امر کو حسین پیرایہ میں ڈھال کر بیان کرنا بھی آپ کی نکتہ رس طبیعت کا خاصہ تھا ۔

چوہدری صاحب خود لکھ چکے ہیں کہ اُن کی شادی اُنکے ماموں کے ہاں ہوئی تھی ۔ شادی کے بعد آپ ملٹری میں بھرتی ہو گئے تھے ۔ اور پھر برما محاذ پر خدمت کرتے ہوئے جاپان کی قید میں آ گئے ۔ اور جنگ کے اختتام تک آپ قید رہے ۔ زمانہ اسیری کے بہت سے واقعات سُنایا کرتے تھے ۔ مگر میں ان کو چھوڑتا ہوں ۔ قید سے واپسی پر آپ آئے تو قادیان میں شعبہ زود نویسی میں خدمت کا موقعہ ملا ۔

۱۹۴۸ء میں آپ پھر قادیان تشریف لے آئے ۔ اور اہلیہ پاکستان رہ گئیں ۔ اہلیہ محترمہ (مرحومہ) سے آپ کو بڑی محبت تھی ۔ وہ بھی اچھا ادبی ذوق رکھتی تھیں ۔ اور قادیان میں سیدہ امۃ الحی لائبریری میں بطور لائبریرین خدمت بجا لایا کرتی تھیں ۔ جن دنوں میں اسی مکان میں مقیم تھا جس کا ایک حصہ دو کمرے تھے ۔ جس میں امۃ الحی لائبریری ہوا کرتی تھی تو چوہدری صاحب جب میرے ہاں آتے تو ہم کئی مرتبہ چوہدری صاحب کی اہلیہ مرحومہ کی یاد میں ان کمروں میں چائے بنا کر پیا کرتے ۔ چوہدری صاحب کی اہلیہ اول اور لڑکا ۱۹۴۹ء میں پاکستان میں وفات پا گئے تھے ۔ دوست احباب آپ سے اظہار ہمدردی کے لئے بیٹھے تھے ۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ (پنجابی میں) "میریا پیاریا ربا میتوں اپنے ورگا کر لیا ای"

اے میرے پیارے خدا! تو نے تو مجھے اپنے جیسا کر لیا ہے ۔ یہ بڑا پیارا فقرہ ہے ۔ چوہدری صاحب کے والدین پہلے وفات پا چکے تھے ۔ لڑکا اور بیوی اب داغ مفارقت دے گئے ۔

[illegible]

. . . .

چوہدری صاحب کی طبیعت میں نہایت لطیف طنز و مزاح بھی تھا ۔ ایک روز مجھے بعد نماز مغرب ساتھ لے گئے ۔ آپ کی بیٹھک میں جا کر ہم دونوں بیٹھے تو کہا کہ آپ کو میری طبیعت کا پتہ ہے میں گھر گرہستی کی اشیاء عمدہ اور پائیدار خریدنے کا عادی ہوں میں ایک ایسی ہی چیز خرید کر لایا ہوں ۔ لیکن گھر میں پسند نہیں کی گئی ۔ آپ ہی فیصلہ کریں کہ کون حق پر ہے ۔ یہ کہہ کر لفافہ میری طرف بڑھا دیا ۔ میں نے لفافہ میں جھانکا اور ہم دونوں ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے ۔ اتنی دیر میں چائے آ گئی آپ جاننا چاہتے ہوں گے کہ یہ کیا تھا ۔ تو میں بتائے دیتا ہوں کہ یہ بیلوں کی آنکھوں پر چڑھائے جانے والے چمڑے کے کھوپے تھے ۔

دوستوں کی خدمت کر کے آپ کو دلی خوشی محسوس ہوتی آپ اکثر دعوتیں کیا کرتے تھے ۔ ملنسار اور مہمان نواز تھے ۔ عام طور پر گھر میں کوئی خاص چیز پکاتے تو دوست احباب میں سے کسی نہ کسی کو ضرور شریک کرتے ۔ اور مزاج شناس تھے ۔ مجھے کریلہ خاص طور پر پسند ہے ۔ اور چوہدری صاحب کو بھی پسند تھا ۔ کہا کرتے تھے کہ اس کی کڑواہٹ ہی مجھے پسند ہے ۔ گھر میں جس روز کریلے بنتے تو مجھے شامل کیا کرتے ۔ ایک امر کا تذکرہ ہم دونوں کے درمیان رہتا یہ ایک مجبوری تھی ۔ بعض اوقات دن کو ملتے تو کہتے کہ عامل صاحب رات کو پھر آپ کو بہت یاد کرتا رہا ۔ میں وجہ دریافت کرتا تو معلوم ہوتا کہ کریلے پکے تھے ۔ مگر کوئی بچہ نہ تھا جو یہ خدمت کرتا کہ یا وہ کریلے مجھے پہنچا جاتا ۔ یا مجھے بلا لے جاتا ۔ اسی محرومی کا بارہا ذکر ہوا ۔ آپ نے اپنے ایک مضمون میں بھی اس مخفی فطری جذبہ کا اظہار کیا ہے ۔ "اور میں آئینہ کے سامنے سے ہٹ گیا"

چوہدری صاحب جس سرعت سے سوچتے تھے اسی تیزی سے قلم ان خیالات کو لکھتا تھا ۔ اور آپ کی اسی خوبی نے آپ کی شخصیت کو چار چاند لگا دیئے سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر تو ہر ایک مومن کے لئے حیات جاودانی کا پیغام ہے ۔ اور روح کی غذا ہے ۔

عام ادبی کتابوں میں سے بھی چوہدری صاحب کو خلیل جبران کی کتاب "مسائل حیات" پسند تھی ۔ اور خاص کر مندرجہ ذیل لکھنے والوں کو پسند کرتے تھے ۔

قاضی عبد الغفار صاحب، عاشق حسین بٹالوی، سید اختر احمد صاحب اورینوی مرحوم، شری برہم ناتھ دت صاحب، علامہ نیاز فتحپوری، مولانا ابو الکلام آزاد اور راہ اہل ۔

چوہدری صاحب بہت سی صفات کے مالک تھے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرما کر اپنے قرب خاص میں جگہ دے آمین ۔

درخواست دعا

مکرم محمد یوسف صاحب قریشی نیابہ پرائی ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ کے لئے امتحان دے رہے ہیں ۔ نیز خاکسار کا چھوٹا بھائی امسال بی کام فائنل کا امتحان دے رہا ہے ۔ احباب جماعت سے ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ اسی طرح خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی اور کاروبار میں ترقی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار ۔ بشارت احمد حیدر قادیان ۔

مختلف مقامات پر جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ جماعت احمدیہ اٹارسی

مورخہ ۲۳/۳/۷۹ بعد نماز عشاء مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ عزیز انوار حسین نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ابرار حسین صاحب مکرم عبد الباری صاحب مکرم مفضل حسین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ ایم عبد المومن خادم سلسلہ

۲۔ کیرنگ

مورخہ ۲۳/ مارچ کو مرکزی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کیرنگ میں "یوم مسیح موعود علیہ السلام" کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے فرمائی۔ تلاوت مکرم منور احمد صاحب نے کی اور نظم مکرم شیخ داروغہ صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ بھاگلپور مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضلی مبلغ انچارج اڑیسہ نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد عزیزم ناصر احمد نے نظم اڑیہ زبان میں پڑھی۔ ازاں بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد جلسہ رات کے پونے دس بجے ختم ہوا۔

خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلغ حال کیرنگ۔

۳۔ بمبئی

مورخہ ۲۵/۳/۷۹ کو مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت بمبئی کی صدارت میں بعد نماز ظہر و عصر جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد ہوا۔ مکرم ٹی کے سلیمان صاحب نے تلاوت کی اور مکرم انعام الٰہی صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم ہیر بکیر عبد الشکور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب۔ مکرم انوار احمد صاحب۔ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر مجلس اور آخر میں محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ چائے سے احباب کی تواضع کی گئی۔

خاکسار۔ وی عبد الرحیم سیکرٹری مال

۴۔ سکندر آباد

جماعت احمدیہ سکندر آباد میں مقامی حالات کے مطابق مورخہ ۲۵/۳/۷۹ بروز اتوار کو زیر صدارت مکرم و محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد بعد نماز عصر یوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم اے کے محمد حنیف صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ نے کی۔ اس کے بعد مکرم مقصود احمد صاحب شرق نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم و محترم سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین سیکرٹری وصایا۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس۔ مکرم محمد احمد صاحب قاضی۔ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب مکرم پروفیسر سمیع اللہ صاحب مکرم سید بدر الدین صاحب نے تقاریر کیں۔

اس کے بعد مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے نظم پڑھی۔ اور اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم و محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے صدارتی تقریر کی۔

آخر میں خاکسار یوسف احمد الہ دین سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے صدر صاحب مقررین اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار۔ یوسف احمد الہ دین سیکرٹری تبلیغ۔

۵۔ شیموگہ

مورخہ ۲۳/ مارچ بروز جمعہ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت سے ہوئی جو مکرم خضر محمود صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم میر سراج الحق صاحب نے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد صدر صاحب جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم میر مظہر الحق صاحب مکرم خضر محمود صاحب نے تقاریر کیں۔

آخری تقریر خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کی۔ بعدہٗ صدر محترم نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ

۶۔ بنگلور

مورخہ ۲۵/ مارچ بمقام دار الفضل زیر صدارت مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب جلسہ یوم مسیح موعودؑ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب کی تلاوت سے شروع ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے اغراض و مقاصد بیان کئے بعدہٗ مکرم محمد عنایت اللہ صاحب نسیم مکرم محمد شفیع اللہ صاحب مکرم محمد ظفر اللہ صاحب مکرم سید احمد صاحب کارگذار صدر اور خاکسار عبد الرحمٰن بیگ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ مرحوم صدر صاحب کے اہل خانہ کی طرف سے حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔ جزاکم اللہ۔

خاکسار۔ مرزا عبد الرحمٰن بیگ سیکرٹری تبلیغ۔

۷۔ مرکرہ

مورخہ ۲۵/۳/۷۹ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ مقامی بمقام مسجد احمدیہ مرکرہ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ مکرم جی ایس ... صاحب صدر جماعت کی تلاوت اور مکرم منصور احمد صاحب یادگیری کی نظم خوانی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم وی کے ابراہیم صاحب اور مکرم منصور احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ عزیزم مشتاق احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ آخر میں مکرم مولوی محمد فاروق صاحب نے تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ الحمد للہ

خاکسار۔ بی شیخ علی سیکرٹری تبلیغ۔

۸۔ جموں

مورخہ ۲۳/ مارچ کو مسجد احمدیہ جموں میں بعد نماز مغرب جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی اس کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب میر نے نظم پڑھ کر سنائی بعدہٗ مکرم محمد صدیق صاحب ثانی خاکسار اور مکرم عبد القیوم صاحب میر نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر محترم نے تقریر کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا

خاکسار۔ محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ

۹۔ سورو

مرکز سلسلہ کی ہدایت کے مطابق ۲۳/ مارچ بروز جمعہ آٹھ بجے شب مسجد احمدیہ سورو میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد عزیزم شیخ واعظ الدین صاحب مکرم شیخ مختار حسین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ خاکسار۔ مکرم سید سلطان الدین صاحب ... نے تقاریر کیں۔ آخر ... کروائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ سید غلام مہدی ناصر مبلغ ...

۱۰۔ پینکال

تاریخی اہمیت کے پیش نظر یہ جلسہ ۲۳/ مارچ کو منایا جانا تھا لیکن کیرنگ کانفرنس میں احباب کی روانگی کی وجہ سے مورخہ ۲۲/ مارچ کی شب زیر صدارت مکرم شیخ ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی صدر جماعت پینکال جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم جمعہ خان صاحب سیکرٹری مالی نے کی اس کے بعد ایک نظم مکرم مجید خان صاحب نے خوش الحانی سے اردو زبان میں سنائی نظم کے بعد مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب نے جلسہ کی اہمیت اور غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ جمعہ خان صاحب نے تقریر کی مکرم نذیر خان صاحب نے نظم سنائی نظم کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی۔ صدر محترم کے خطاب سے قبل ایک نظم اڑیہ زبان میں سنائی گئی۔ خاکسار نے دعا کروائی اور بعد دعا یہ جلسہ ختم پذیر ہوا۔ اس دن کی خوشی میں مجلس خدام الاحمدیہ پینکال کی جانب سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

خاکسار۔ ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد معلم پینکال

۱۱۔ ناصر آباد

مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کی صدارت میں ناصر آباد میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ جلسہ کا آغاز خاکسار ماسٹر مبارک احمد عابد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد مکرم غلام احمد صاحب قوال نے نظم سنائی۔ مکرم عبد المنان صاحب راتھر۔ مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب منصور ایم اے بی ایڈ۔ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔ بعد میں یہ مبارک تقریب اجتماعی دعا کے ساتھ برخواست ہوئی۔

خاکسار۔ ماسٹر مبارک احمد عابد سیکرٹری تبلیغ۔

۱۲۔ لجنہ اماء اللہ کیندرہ پاڑا

کیندرہ پاڑا میں لجنہ اماء اللہ نے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرمہ ام الابرار صاحبہ نے نظم سنائی۔ عزیزہ فائق النساء صاحبہ اور صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ نے دعا کرائی۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسارہ۔ مہر النساء سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

کلکتہ بک فیر میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی بک سٹال

اعلیٰ پیمانے پر تبلیغ و اشاعتِ اسلام

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

متواتر چار سال سے پبلیشرز اینڈ بک سیلرز آرگنائیزیشن کلکتہ کی طرف سے کلکتہ میں بڑے پیمانے پر کتابوں کی نمائش کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جس میں ہر سال ہر قسم کے علمی ادبی اور مذہبی کتابوں کے اسٹال لگائے جاتے ہیں۔ اور مختلف مذہب اور طبقۂ فکر کے لوگ اپنی طرف سے علیحدہ علیحدہ اسٹال لگا کر پرچار کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی اسلام کی حسین اور دلوں کو موہ لینے والی تعلیمات کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے عالم اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے تعاون سے جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ایک اسٹال لگانے کا اہتمام کیا گیا۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے چند افراد جماعت کلکتہ نصوصاً خدام الاحمدیہ نے ہر ممکن تعاون دیکر قابل رشک نمونہ کا مظاہرہ کیا۔ فجزاھم اللہ۔

کلکتہ بک فیر مورخہ ۲ مارچ سے ۱۱ مارچ تک جاری رہا۔ جس میں دو صد سے زائد اسٹال لگائے گئے تھے۔ ہمارا بک اسٹال خدا کے فضل سے نہایت موزوں جگہ پر واقع تھا جس پر دور سے با آسانی لوگوں کی نظر پڑ جاتی تھی۔ چھ زبانوں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ بنگلہ۔ گورمکھی اور چائینز کی کتب کے علاوہ قرآن مجید انگریزی۔ تفسیر صغیر خاص طور پر ہمارے اسٹال کو زینت بخش رہے تھے۔ اسٹال کی پیشانی کو ایک کپڑے پر "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" تین زبانوں اُردو۔ انگریزی اور بنگلہ میں جلی حروف میں لکھ کر آراستہ کیا گیا تھا۔ اور اسٹال کے اندر باہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے دورہ افریقہ۔ پہلی عالمی کسر صلیب کانفرنس لندن اور متعدد بیرونی ممالک کی احمدیہ مساجد مشنوں اور تبلیغی مناظر کی تصاویر چسپاں کی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں بیرونی ممالک سے نکلنے والے اخبارات کے نمونے بھی لٹکائے گئے تھے۔ جنہیں ہر شخص جو اسٹال میں داخل ہوتا نہایت غور سے دیکھتا اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

اس موقعہ کے لئے خاص طور پر بنگلہ زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا تھا۔ جس میں نہایت اختصار کے ساتھ چند مذاہب کی کتب سے اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے عظیم الشان مصلح کی علامات اور پیشگوئیوں کو درج کر کے اس کی آمد کی خوشخبری بنا کر اس کی صداقت کے دلائل اور امن بخش تعلیمات کو پیش کیا گیا تھا۔ اور ساتھ ہی جماعت کی کتب کی فہرست بھی دی گئی تھی۔ یہ ٹریکٹ پانچ ہزار کی تعداد میں لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے ٹریکٹ لوگوں میں مفت تقسیم کئے۔

ایک موٹے اندازے کے مطابق ان دس روز میں دو ہزار سے زائد کتب ہمارے اسٹال سے لوگوں نے خریدیں۔ قرآن مجید انگریزی و ہندی (پارہ اوّل) اور تفسیر صغیر چالیس کے قریب فروخت ہوئے۔ اور باوجود اس کے کہ ہماری کتب کی قیمت بہت ہی معمولی تھی اور چھوٹے پمفلٹس کی قیمت صرف ۱۰ پیسہ رکھی تھی۔ توقع سے کہیں زیادہ ہمارا لٹریچر لوگوں نے خریدا کم از کم دس ہزار لوگوں تک لٹریچر کی صورت میں ہمارا پیغام پہنچا۔ اس دوران نہایت خوشگوار ماحول میں لوگوں کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا۔ ہمارے نوجوان نہایت خوش خلقی اور حلیمی سے لوگوں کے ساتھ گفتگو رہے۔ اس اعتبار سے خدا کے فضل سے پچھلے سال کی نسبت کہیں زیادہ کامیاب تبلیغ کا موقعہ ملا الحمد للہ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور دور رس نتائج برآمد ہوں آمین۔

ولادت اور درخواست دُعا

مکرم بشیر احمد صاحب شاد درویش کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۷۹-۲۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ قبل ازیں موصوف کے کئی لڑکے کم عمری میں وفات پاتے رہے ہیں۔ اس لئے احباب خاص طور پر دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔ شاد صاحب خود بھی گھٹنوں میں تکلیف کے باعث بیمار رہتے ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

مہوبھنڈار (ضلع سنگھ بھوم) بہار میں کامیاب جلسہ پیشوایانِ مذاہب

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبید الرشید صاحب ضیاء مبلغ انچارج صوبہ بہار

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے امسال پہلی بار جماعت احمدیہ مہوبھنڈار کے زیر اہتمام مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۹ء کو "بازار میدان مہوبھنڈار" میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد زیر صدارت شری ایم سی دُتا (M. C. Dutta. G. M. / M. D.) ہندوستان کاپر لمیٹڈ عمل میں آیا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم شمس الحق خان صاحب معلّم موسیٰ بنی نے کی۔ اس کے بعد مکرم شرافت احمد صاحب نے ترنم سے نظم پڑھی۔ موصوف کی نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج یوپی و امیر وفد جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب کی غرض و غایت پر جامع رنگ میں روشنی ڈالتے ہوئے بانی احمدیت اور احمدیت کا پیغام اور تعلیم کی بھی وضاحت فرمائی۔

ان کے بعد مکرم شمس الحق خان صاحب نے مختلف مذاہب میں اتحاد و یکجہتی کے موضوع پر مفصل رنگ میں روشنی ڈالی۔ اور اپنی تقریر کو گیتا کے شلوکوں کے ساتھ مزین فرمایا۔

بعدہٗ شری نورنگ لال اگروالا نے شری کرشن مہاراج کی سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ ان کے بعد تیسری تقریر شری گورو نانک جی کی سیرت و سوانح پر شری گیانی گلزار سنگھ نے کی۔ موصوف کی تقریر کے بعد خاکسار نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کامل رواداری کی تعلیم کو بیان کیا جو کہ مختلف مذاہب کے ساتھ اسلام نے روا رکھی۔ اور واضح کیا کہ دُنیا کے تمام مسائل کا حل آپ کی لائی ہوئی تعلیم میں ہے۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے آیت کریمہ "ولقد بعثنا فی کل اُمۃ رسولًا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت" کی روشنی میں تقریر فرمائی۔ مکرم مولانا صاحب موصوف تمام مذاہب کے درمیان اصولی اشتراک اور میدان عمل میں اس کے تاثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے مذہب کی ضرورت اور تمام مذاہب کی اصولی تعلیمات و پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور احمدیت و اسلام و صداقت احمدیت کو جامع رنگ میں پیش کیا۔ گیتا وغیرہ کے شلوک اور گربانی بھی پیش کی۔

آخر میں صدر مجلس نے تقریر فرمائی اور فرمایا مجھے خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ نے اس سال ہمارے یہاں جلسہ کا انعقاد کیا۔ جس سے آپس میں پیار و محبت اور قومی اتحاد کو تقویت حاصل ہو گی۔ اور اپنی طرف سے اور مہوبھنڈار والوں کی طرف سے جماعت کی اس مساعی کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا یہ مساوات کا مذہب ہے۔ اور ہمارے ملک کے لئے بھی یہ امر باعث خوشی ہے کہ وہ تمام تعلیمات جو امن اور اتحاد کی ہیں وہ اسی ملک سے بلند ہو رہی ہیں جو اس کے روشن مستقبل کا واضح ثبوت ہیں۔

جلسہ کی تیاری کے لئے موسیٰ بنی مائنز کے خدام نے جس تن دہی سے کام کیا وہ قابل تعریف ہے۔ اس کے ساتھ ہی مہوبھنڈار کی H. C. L. کاپر کمپنی نے جماعت کے ساتھ جو تعاون فرمایا وہ بھی شکریہ کا مستحق ہے۔

جلسہ کے عین موقعہ پر یہاں تبلیغی جماعت کا ایک وفد بھی آیا جب اُن کو معلوم ہوا کہ یہاں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہو رہا ہے تو انہوں نے گھر گھر جا کر لوگوں کو جلسہ میں شمولیت کرنے سے منع فرمایا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کا اثر بالکل اُلٹ ہوا۔ اور حاضرین کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہوئی اور جلسہ کا اثر اُن پر نمایاں رنگ میں ہوا اور آئندہ کے لئے ہر ممکن تعاون کرنے کا وعدہ فرمایا۔ یہاں جماعت کی ایک چھوٹی سی مسجد ہے اور احمدیوں کے دو گھرانے ہیں۔ مگر جماعت کے سارے کام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں کے جلسہ کی کامیابی میں بھی اللہ تعالےٰ کا فضل نمایاں طور پر شامل حال رہا۔

مبلغین کرام اور اُن خدام کی جنہوں نے دن بھر جلسہ گاہ کے تزئین و سجاوٹ میں حصہ لیا تھا۔ اختتام جلسہ پر اُن کی مکرم شیخ محمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ نے تواضع فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اُن کو جزائے خیر دے اور اس جلسہ کے بابرکت نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی کے خدام نے اس موقعہ پر ایک بک سٹال بھی لگایا تھا چنانچہ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر ایم آدم علی بیگ صاحب کی بچی جہاں آرا بیگم صاحبہ ایم اے کا امتحان دے رہی ہے لیکن بچی کے جوڑوں میں درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب اس کی شفاء کاملہ اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بطور انسپکٹر وصایا

مورخہ ۵ شہادت (اپریل) ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء سے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ سری نگر وادیٔ کشمیر کا دورہ بغرض وصایا کر رہے ہیں ۔ جملہ صدر صاحبان ، سیکرٹری صاحبان ، مبلغین کرام اور بزرگان سے درخواست ہے کہ وُہ اس دورہ کو کامیاب بنائیں ۔ اور اپنی اپنی جماعتوں میں زیادہ سے زیادہ احباب کو تحریک کریں کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ شرائط کے مطابق وصیت فرمائیں ۔ کشمیر میں موصی صاحبان کی تعداد بہت ہی کم ہے ۔ جماعت ہائے کشمیر جہاں قربانی کے ہر میدان میں آگے آگے ہیں وہاں خاکسار بذریعہ تحریر ہذا ان کی توجہ نظام وصیت کی طرف بھی مبذول کرتا ہے ۔ اور یہ درخواست کرتا ہے کہ ہر مخلص احمدی وصیت کرے ۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	آمد	قیام	روانگی
۱	رشی نگر	۵/۴/۷۹	۲ یوم	۷/۴/۷۹
۲	ماندوجن	۷	۱	۸
۳	آسنور	۸	۲	۱۰
۴	کوریل	۱۰	۲	۱۲
۵	ناصر آباد	۱۲	۲	۱۴
۶	شورت	۱۴	۲	۱۶
۷	چک امیرچھ	۱۶	۱	۱۷
۸	یاڑی پورہ	۱۷	۲	۱۹
۹	زکر پورہ ادرنگام	۱۹	۱	۲۰

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۱۲ مارچ ۷۹ء کو مسجد مبارک میں بعد نماز عصر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان نے عزیزہ رشیدہ بشریٰ بنت مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم کا نکاح عزیز ناصر احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب بھٹی آف بڈھانوں علاقہ پونچھ کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ دو ہزار روپے پڑھایا ۔ اس خوشی میں عزیز ناصر احمد صاحب نے پانچ روپے اعانت بدر اور پانچ روپے درویش فنڈ میں بطور شکرانہ ادا کئے ہیں ۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاکسار : بشیر احمد خادم درویش قادیان

(۲) مسماۃ انیسہ افروز صاحبہ بنت مکرم شیخ عین الدین صاحب ساکن کیندرہ پاڑا (اڑیسہ) کا نکاح ہمراہ بشارت احمد خان صاحب ابن مکرم ذوالفقار علی صاحب آف دھوان ساہی (اڑیسہ) بعوض حق مہر مبلغ دو ہزار سات سو روپے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں مورخہ ۱۶/۲/۷۸ کو پڑھا ۔ اس خوشی کے موقع پر لڑکی کے والد مکرم عین الدین صاحب نے اعانت بدر میں ۵/- روپے اور درویش فنڈ میں ۵/- روپے ادا کئے ہیں ۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے ۔ آمین ۔

(خاکسار ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میری والدہ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ جو حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مرحوم کی بیٹی ہیں تین سال سے کینیڈا میں مقیم تھیں لیکن اعصابی تکلیف کی وجہ سے اب چلنے پھرنے میں دقت محسوس کرتی ہیں ۔ انہیں اب پاکستان لے جاتے ہوئے مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان آیا ہوا ہوں ۔ جملہ احباب جماعت و درویشان کرام سے درخواست ہے کہ میری والدہ محترمہ کی کامل صحت و سلامتی کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار : مبارک احمد قاضی کنیڈا ۔

(۲) خاکسار کو جرمنی میں اپنے ایک کاروبار اور دیگر ذاتی امور کے سلسلہ میں پریشانی لاحق ہے ۔ احباب جماعت و درویشان کرام سے درخواست ہے کہ میری پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا فرمائیں ۔

خاکسار : انوار احمد ملک ۔ برمنگھم ۔ انگلستان ۔

خدائی گرفت اور اس سے بچاؤ کی امکانی صورت ۔ (بقیہ صفحہ ۲)

خدا رحیم و کریم ہے ۔ وُہ اپنی مخلوق کو ایسے ہی ہلاک نہیں کر دیا کرتا ۔ بلکہ ان کو اپنی اصلاح کرنے اور اپنے خالق و مالک کی طرف متوجہ ہو کر اس سے سچا تعلق پیدا کرنے کے سامان ایک مامور کے ذریعہ پہلے ہی کر دیا کرتا ہے ۔ چنانچہ اس زمانہ میں جبکہ ایک خوفناک عالمگیر تباہی دُنیا کے سروں پر منڈلا رہی ہے ، ہر دانشمند کے لئے ضروری ہے کہ حالات حاضرہ کا عبرت آموز طریق پر جائزہ لے اور پھر اس زمانہ کے مامور کی جماعت میں داخل ہو کر اپنے لئے نہ صرف اِس دُنیا میں امن و امان کے سامان پیدا کرے بلکہ اپنی عاقبت کو بھی سنوار لے ۔ یہ واحد صورت ہے جس سے خدا کی گرفت سے انسان بچ سکتا ہے ۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ۔ !!

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ !؟

فہرست نمبر ۳۱

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرالہ)

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت احمدیہ پینگاڈی کے انتخاب کی ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) ۔ نائب صدر : مکرم پی عبدالرحمٰن صاحب ۔
(۲) ۔ امام الصلوٰۃ : " ایس وی قمر الدین صاحب ۔

درخواستِ دُعا :- خاکسار زیارتِ مقامات مقدسہ اور اپنے بیٹے عزیز علاؤ الدین کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کروانے کیلئے قادیان آیا ہوا ہے ۔ جماعت احمدیہ تاراکوٹ کے لئے ، اپنی اہلیہ کی صحت یابی اور جملہ مقاصد میں کامیابی اور میرے مذکورہ بیٹے کی تعلیم میں کامیابی اور خدمت دین کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار نے پانچ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں ۔ خاکسار : علیم الدین متوطن تاراکوٹ (اڑیسہ) نزیل قادیان ۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرنیڈ رسول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹوونگس

موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے

عہدیداران مال توجہ فرماویں

جملہ احباب جماعت و عہدیداران مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ بھارت کی متعدد جماعتیں جن کا چندہ بجٹ کے مطابق مرکز کو وصول نہیں ہوا کی خدمت میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یاددہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت اور عہدیداران مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کر کے ممنون فرماویں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

۲۔ جن جماعتوں کے پاس وصول شدہ چندہ مرکز میں قابل ترسیل ہے، اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ جمع شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اور آئندہ ساتھ کے ساتھ التزام کے ساتھ رقوم مرکز میں بھجواتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور اپنی مالی ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت ۱۹۷۹ء

قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے شعبہ نشر و اشاعت کی طرف سے شائع شدہ احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت سال ۱۹۷۹ء قریب الاختتام ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد آرڈر دے کر منگوائیں۔ ہدیہ فی کیلنڈر مبلغ ۲-۵۰ روپے ہے، ڈاک کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ نیز بذریعہ رجسٹرڈ منگوانے کی صورت میں ایک کیلنڈر پر تقریباً ۳/- روپے آتے ہیں۔ ایک سے زائد کیلنڈر منگوانے کی صورت میں ڈاک خرچ میں بچت ہوتی ہے۔ وی پی کے اخراجات علاوہ ہوں گے۔

یہ کیلنڈر تبلیغی اعتبار سے بھی بہت مفید ہے۔ اس لئے مخیر دوست خرید کر اپنے حلقہ احباب کو لائبریریوں کو اور زیر تبلیغ دوستوں کو پیش فرما سکتے ہیں۔ اس سے تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک کی بابت سب کو علم ہو سکتا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

جملہ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض احباب دعا وغیرہ کے خطوط لکھتے وقت اپنا ایڈریس لکھنا بھول جاتے ہیں جس سے دفتر کو جواب دینے میں دشواری پیش آتی ہے۔ بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ احباب آئندہ خط لکھتے وقت اپنا پورا اور خوشخط ایڈریس ضرور لکھا کریں۔ تاکہ دفتر کو سہولت رہے اور اُن کے خط کا جواب بھی دیا جا سکے۔ اُمید ہے کہ احباب آئندہ اس امر کا خیال رکھیں گے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ولادت اور درخواست دعا

مکرم سید کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ سرلو اڑیسہ سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کے سب سے چھوٹے فرزند مکرم سید ابوالفیض ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲/۳/۷۹ کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ جملہ قارئین بدر سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سید کریم بخش صاحب اور مکرم سید مسعود احمد صاحب (نومولودہ کے نانا) نے اعانت بدر اور شادی فنڈ میں پانچ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھما اللہ تعالیٰ۔ (خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال)

احمدیہ مسلم کانفرنس بھاگلپور

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض انتظامی وجوہات کی بنا پر ۱۴-۱۵ اپریل ۷۹ء کو اس دفعہ رانچی میں کانفرنس نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے اس کے بجائے امسال بھی صوبائی کانفرنس بھاگلپور ہی میں ہونا قرار پائی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کانفرنس ۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو منعقد ہو گی۔

بزرگان سلسلہ و درویشان کرام و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے اس کانفرنس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت کے لئے بہت زیادہ بابرکت بنائے۔ اور سعید روحوں پر حقیقت آشکار ہو جائے۔

المُعلن: عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھاگلپور۔

مجاہدین تحریک جدید کیلئے خوشخبری!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی تبلیغ کی ایک اہم ترین بنیاد اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے تحریک جدید کے ماتحت رکھ دی۔ تحریک جدید ایک ایسی تحریک ہے کہ اس کا سارا سلسلہ ہی الہامی ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آج جماعت احمدیہ سے غلبۂ اسلام کے لئے جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں وہ بڑی عظیم ہیں۔ لیکن اس کا بدلہ بھی عظیم اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا سرور اور لذت بھی عظیم ہے ...... اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے والا ہے"

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و احسان ہے کہ اُس نے موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے تحریک جدید ایسی الہامی تحریک کو جاری فرمایا ہے۔ لہٰذا ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ غلبۂ اسلام کے لئے مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں اور ساتھ ہی اپنے کئے ہوئے وعدوں کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص انعامات کے وارث ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

دعائے مغفرت

خاکسار کے تایا محترم چوہدری غلام محمد صاحب آف کالابن کوٹلی (پونچھ) عرصہ دو ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۳ مارچ ۷۹ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم، برادرم مکرم بشیر احمد صاحب پردیسی سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ کالابن کوٹلی کے والد تھے۔ نیک اور مخلص احمدی تھے۔ مرکز سلسلہ سے آنے والے نمائندگان کا بہت احترام کرتے تھے۔

احباب موصوف کی مغفرت، بلندیٔ درجات کے لئے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: نذیر احمد پونچھی
کارکن دفتر آڈیٹر قادیان۔